

پیپر : نحو

2022

1443

سوال نمبر 1 جزء (الف)

التقدير أي تقدير الأثراب فيما أي في الاسم المصرب الذي تعذر
الأثراب في أي امتنع ظهوره في لفظه وذلك إذا لم يكن الحرف الذي
بعد محل الأثراب قابلاً للحركة الأخرى.
(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں۔

عبارت کی تشکیل

التَّقديرُ أيُ التَّقديرُ الأثرابُ فيما أيُ في الاسم المصرب الذي تعذر
الأثرابُ في أيُ امتنع ظهوره في لفظه وذلك إذا لم يكن الحرف
الذي بعده محل الأثراب قابلاً للحركة الأخرى.

ترجمہ : مقدار ہو کر یعنی اثراب کا تقدیر ہونا اس میں یعنی اسم مصرب
میں جس میں اثراب منعذر ہو یعنی اس کا ظاہر ہونا امتنع ہو لفظوں
میں اور یہ اس وقت ہو گا جب حرف اس میں سے نہ ہو جس کا
محل اثراب امرابی حرکت کو قبول کرنے والا ہوتا ہے۔

(ب) شرح جامی، شرح مزجی ہے یا غیر مزجی، وضاحت کر کے
ما تن و شایع کے مختصر حالات لکھیں

جواب : شرح جامی غیر مزجی شرح ہے۔ شرح جامی کے
قوائد اور اس کے فوائد کا فیہ کی مشغل جگہوں کو حل کرنے کیلئے
کافی و وافی ہیں۔ شرح جامی مزجی یعنی غیر نام و ناقص شرح نہیں ہے۔

ما تن کے مختصر حالات

~~ما تن~~ ما تن کا نام عثمان ہے۔ کنیت ابو عمرو، لقب جمال الدین ہے
اور والد کا نام عمر ہے۔ 570 ہجری میں ملک مصر کی ایک آشنانہ نامی بستی
میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف لائوں
کے ممتاز اور جید فلاح و علماء سے علم حاصل کیا اور تمام علوم و فنون میں مہارت
تامہ حاصل کی۔ آپ اعلیٰ ماضی اور بلند پایہ فقیہ تھے۔ دینداری اور تقویٰ

جیسی نعت سے مالا مال تھے۔ انتہائی ذہین و فطین تھے کہ جو کتاب ایک دفعہ آپ کی نظر سے گزرتی دقتاً ہو جاتی۔ بیت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ہرفن میں کتاب تصنیف فرمائی۔ علم کی روشنی بھلاتا ہوا یہ آفتاب بالآخر 16 شوال 646 ہجری کو اسکندریہ میں غروب ہوا۔

شرح کے مختصر حالات

شرح کا لقب نور الدین اور تخلص جامی تھا۔ نام عبدالرحمن اور والد کا نام نظام الدین تھا۔ یورانا نام یوں ہوا۔ عبدالرحمن بن نظام الدین اہدین شمس الدین محمد آپ کی تاریخ پیدائش 23 شعبان 817 ہجری ہے۔ حفظ القرآن اور ابتدائی تعلیم شہر لہاۃ میں حاصل کی۔ سمرقند میں مشہور عالم اور اعلیٰ مدرس تھے۔ اور روم میں عیدہ قضا میں فائز تھے۔ دسے تو برغن میں یرطولی اور مبارت نامہ رکھتے تھے لیکن فرن بیت میں تو فحوصی مبارت تھی۔ وقت کے بادشاہ آپ کو قدر کی نوا لا سے دیکھتے اور عزت و اکرام کرتے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ میدان تصنیف کے اعلیٰ شہسوار تھے۔ بیت سی کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی جن کی تعداد 99 بتائی جاتی ہے ان میں شرح جامی شہر کے لحاظ سے نمایاں ہے۔ عالم حیا میں علم و فضل کا یہ آفتاب اپنی روشنی بکھیرتا ہوا 18 محرم 898 ہجری کو ہمیشہ کیلئے غروب ہو گیا یعنی آپ وفات پا گئے۔

سوال نمبر 2 و يجوز صرفه للضرورة وللتناسب

(الف) ضرورت سے کیا مراد ہے؟ ضرورت شعری کی صورت میں يجوز کتنا کیسے درست ہوگا؟ توجہ پیش کر کے ضرورت اور تناسب کی امثلہ مع وضاحت لکھیں

جواب : قافیہ و سجع کی رعایت کرنے کے ساتھ ساتھ وزن شعر برقرار رکھنا ضرورت کا مطلب ہے۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ کلام میں کلمہ غیر منفرف آنے کی وجہ سے شعر کا وزن برقرار نہیں رہتا۔ پھر وزن برقرار رکھنے کیلئے اس کو منفرف پڑھا جاتا ہے۔

مذکورہ عبارت کی ترکیب
والسنون ذوالحال زائداً اسم فاعل ہی ضمیر
ذوالحال من ضلیہ اخیر مقدم الف مبتداء مؤخرہ

لہذا القول کا معنی: مصنف کا قول "لہذا القول" سے مصنف کی مراد یہ
ہے کہ علل کو بصورت نظم ذکر کرنا انہیں حفظ کے قریب کرنا ہے اس لیے
کہ نظم کا یاد کرنا بہت آسان ہے یا یہ کہنا کہ امور تسعہ میں سے ہر ایک
علت قول ثقیبی ہے تحقیقی نہیں کیونکہ علت حقیقت میں ان
نو (۹) میں سے دو (۲) ہیں نہ کہ ایک (۱) یا یہ قول کی علتیں نو (۱۰) ہیں
انہیں صواب کے قریب کرنا ہے کیونکہ علتوں کی تعداد میں اختلاف
ہے۔

(ب) اسباب منع صرف کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ تعداد
میں کیا اختلاف ہے؟ واضح کریں۔

اسباب منع صرف نو (۹) ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں

- (۱) عمل (۲) وصف (۳) تائید (۴) معرف (۵) مجسم (۶) جمع
 - (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف نون زائدتان
- بعض خوبیوں نے کہا نو (۹) ہیں بعض نے کہا دو (۲) ہیں
اور بعض نے کہا گیارہ (۱۱) ہیں لیکن ان کے نو (۱۰) ہونے کا قول اس
قول کے قریب کرتا ہے جو حق ہے مزایب ثلاثہ میں ہے۔

(ج) علم کو نگرہ بنانے کا کوئی ایک طریقہ مثال کے ساتھ بیان کریں۔

اس طرح کہ علم کو مؤول کر دیا جائے اس جماعت میں سے کسی

ایک کے ساتھ جو اس نام سے موسوم ہے جیسے: لہذا از بڑی رائٹ، زیڈا

آخر کیونکہ مثال مذکورہ میں، زیڈ سے مسمیٰ بہ زیر مراد لیا گیا ہے یا

وہ علم اس وصف سے تعبیر کر دیا جائے جس وصف کے ساتھ صاحب علم

مشہور ہو جیسے: قول ہے لکل فرعون موسیٰ یعنی ہر باطل

پرستی کے مقابلے کیلئے حق پرست ہے۔

ضرورت شعری درجوں کو پہنچتی ہے لیکن اس جگہ یحوز
کا مطلب یہ ممتنع نہیں امتناع ضرورت اور غیر ضرورت دونوں
کو شامل ہوتا ہے۔ ضرورت کی مثال ضرورت فاطمہ ماقول
مبتدئ علی معانیہ لو انھا مبتدئ علی الايام من لیا لیا
اس شعر میں معانیہ کلمہ غیر متصرف ہے لیکن اس پر تنوین
پڑھی گئی۔ کیونکہ اگر تنوین نہ پڑھی جائے تو وزن شعر باقی نہ رہے گا
تناسل کی مثال حسب الشاہد بانی ہے سلاسل و انالاس اس میں سلاسل
غیر متصرف ہیں جس پر تنوین پڑھی گئی ہے اور اس لیے تار انالاس مناسب ہے

(ب) اعراب کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں "لیدل علی المعانی المعنویۃ علی"
تعریف میں شامل ہے یا خارج شارح کے قول "لیس لہذا من مقام الخ"
کی روشنی میں کیا فیصلہ کریں۔

اعراب کی تعریف

اعراب وہ حرف ہا ا و لا ت ہے جس کے باعث صواب کا اثر پڑے تاہم یہ
اختلاف ال مفارقات پر داخل ہے کہ تو معرف الیہ سے
لیدل علی المعانی ما حکم

اختلاف اعراب کا فائدہ کیا ہے؟ اس پر تنبیہ کرنے سے لیدل نہ بہ
عبادت چلائی ہے اگرچہ اعراب کی تعریف اس سے پہلے ہی مکمل اور جامع
دماغ ہو جانی ہے تو مثال کی ضرورت سے لیدل کے بغیر بھی تعریف اعراب
مکمل ہے لیکن اس کا بزرگ مطالبہ کہ تعریف سے خارج ہے بلکہ تعریف
میں داخل ہے

سوال نمبر 3 المثنی وصالحق بہ وھو کلام مضاف الی مفرغ
(الف) تشبیہ و جمع اور ان کے مضافات کا اعراب مع دہ
لگو کر مضاف الی مفرغ کی قید کا فائدہ شرح جائی کی روشنی
میں تفصیلاً لکھیں۔

نصب اور مریا ما قبل مفتوح کے ساتھ
ملحق بہ تشنیہ کا اعراب : رفع الف کے ساتھ نصب اور مریا ما قبل
مفتوح کے ساتھ

نوع مزکر سالم اور ملحق بہ جمع مزکر سالم کا اعراب : رفع واف کے ساتھ
نصب اور مریا ما قبل مکسور کے ساتھ وجہ: ملحق بہ مثنی یعنی اثنان یعنی الکرنا فاعل مفرد ہیں۔
مگر ان کی مشکل و صورت مثنی جیسی ہے۔ اس لیے ان کو تشنیہ والا اعراب دیا گیا ہے
اسی طرح ملحق بہ جمع مذکر سالم جیسے عشرون اور اس کے لیے بھی (الجمع نہیں ہیں ان
کی مشکل و صورت جمع جیسی ہے۔ اس لیے جمع والا اعراب ان کو دیا گیا ہے۔
مضافا الی مفعول کی قید کا قائل لا

یہ قید اس لیے لگائی کہ لاء اگر اسم ظاہر کی مضاف ہو تو پھر اس کا اعراب
نقشیہ والا نہیں ہوگا بلکہ تقدیری ہوگا۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ لاء باعتبار لفظ کے مفرد ہے اور باعتبار معنی کے
تشنیہ والا نہیں ہوگا ہے۔ لہذا اس میں دو تہوں کا

اعتبار کیا گیا ہے۔ اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تب ان کا
اعراب اعراب اعراب الحکر کہ ہوگا۔ اور اگر ضمیر کی طرف مضاف
ہو تب ان کا اعراب اعراب اعراب الحرف ہوگا۔ اس لیے یہ قید لگائی

(ب) منع صرف کے اسباب تسعہ کی تعریف و امثله لکھیں
عزل کی تعریف : اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل جانا۔
وصف کی تعریف : وہ اسم جو ذات مبہم پر دلالت کرے : اسود
تائید : اس کی شرط علمیت ہے : زینب

معرفہ : اس کی شرط علمیت ہے : طلحة
مجموع : اس کی شرط لغت مجم میں علم ہو یا متحرک الادس یا
زائد علی الثلاث ہونا : ابراہیم

جمع : اس کی شرط منتفی الجمع کا صیغہ ہو : مساحد
ترکیب : اسم کا دو کلموں سے مرکب ہونا : معد بکرب
الف و لون زائدتان : اسم میں ہو تو علمیت شرط : غلامان

مفت میں ہو تو انتفاء فعلاً نہ اور وجود فعلی
وزن فعل: اس کی شرط صنف وزن فعل کے ساتھ خاص ہو: ^{شمر}

سوال نمبر 4:

والفہ

الکلمة لفظ صمد لفظ کا حمل الکلمۃ پر
کیسے درست ہوگا

جواب

دیالوگ میں لفظ اپنے معنی لغوی کے اعتبار سے
خبر پر ہے کہ حمل درست نہ ہوئے گا اعتراض کیا
جائے بلکہ یہ اصطلاحی معنی کے اعتبار سے خبر ہے
جو صامت لفظ ہے انسان ہے

نیز مبتداء اور خبر میں مطابقت کیوں نہیں

جواب

مبتداء اور خبر کے درمیان تکرار و تانیث میں مطابقت
لازم اور ضروری نہیں کیونکہ خبر مشتق ہے
جواب کی تفصیل

جواب کی تفصیل یہ ہے کہ لفظ مطابقت چار
شرطوں کے ساتھ مشروط ہے

1) خبر کا مشتق ہونا (2) مبتداء اور خبر دونوں کا اسم

ظاہر ہونا (3) خبر کے اندر اسی ضمیر کا

ہونا جو مبتداء کو لوشع رہا خبر کا اسی صفت

نہ ہونا جس میں مذکور و مؤنث مساوی

ہوتے ہیں

اور یہاں چونکہ خبر لفظ مشتق نہیں لہذا مطابقت

ضروری نہیں

(ب)

کلام کی وجہ تسمیہ

کلام کلم سے مشتق ہے جو سلون لائے کے ساتھ
جسکا معنی زخمی کرنا جو جذبات کو زخمی کرنے کا
معنی کے نفس میں مثل شرح کے جیسا کہ

شاعر نے کہا بجر اشیاء اللسان لھا النیا اولاً
ما بجرح اللسان

کلام کی وجہ تسمیہ

کلام کا لغوی معنی یہ ہے جس سے کلام کیا جاتا
خواہ کم ہو یا زیادہ اور نحو یوں کی اصطلاح
میں کلام وہ لفظ ہے جو مشمل ہو جو کلاموں
کو حقیقت یا حقائق شامل ہو یعنی دو کلاموں
میں سے ہر ایک اس کے ضمن میں ہو

مرکب کی وجہ تسمیہ

مرکب جو معنی اصل کے مشابہت پر ہے
معرکب ہے اور اس کے معنی غیر مرکب
اور وہ مرکب جو معنی اصل کے مشابہت پر ہے
وہ معنی ہے